بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۴ ماہ امان ہش ۱۳۲۱ | ۲۶ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ | ۱۴ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۶۱

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان - ۱۲ ماہ امان ۱۳۲۱ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خداتعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ابھی تک اعصابی تکلیف ہے۔ مگر نقرس اور چوٹ کی تکلیف میں افاقہ ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔

سیدہ ام وسیم احمد صاحب حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ہنوز بدستور علیل ہے دُعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی جو کل شام کو لاہور سے انہیں دیکھکر واپس آئے ہیں یہ رپورٹ ہے کہ انکی طبیعت خدا کے فضل سے رُو بصحت ہے الحمدللہ۔

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۶ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ

اِسلام اور ویدک دُھرم کا اصُولی مقابلہ

دُنیا ضلالت و گمراہی میں گھری ہوئی تھی۔ ہدایت و رُشد کا کہیں ڈھونڈے سے بھی پتہ نہیں چلتا تھا۔ تقوےٰ و طہارت کے دعویدار حیا سوز افعال میں منہمک تھے۔ زمین و آسمان کے خدا کی پرستش کرنے کی بجائے لوگ اصنام و احجار کے آگے سربسجود تھے۔ بدی عنقا تھی اور بدی کا سیلاب اپنے زوروں پر تھا۔ کہ ناگہاں خدائے پاک کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے قدیم نوشتوں کے مطابق فاران کی چوٹیوں سے محمدی نور جلوہ گر کیا۔ اس نور کا ظاہر ہونا تھا۔ کہ ظلمت کافور ہونی شروع ہو گئی۔ نیند کے متوالے بیدار ہونے لگ گئے۔ شیطان اپنی ذریت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے اٹھا۔ مگر اُسے قدم قدم پر شکست ہوئی۔ اور آخر وُہ دن آیا۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہُوا نُور دُنیا کے کونے کونے تک پہونچ گیا۔ اور اس کی کرنوں نے تاریک دِلوں کو منوّر کر دیا۔ وُہ جو پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ جو دیوی دیوتاؤں کے آگے سربسجود رہتے تھے۔ جو انسانیت کے شرف کو پاؤں تلے روندتے تھے۔ وُہ خدائے واحد کے عاشق زار بن گئے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہُوئے دین کی اتباع کرتے ہُوئے اللہ تعالےٰ کے قرب کی منازل طے کرنے لگ گئے۔ اس زمانہ میں ہندو مت بھی تھا۔ عیسائی مذہب بھی تھا۔ یہودی مذہب بھی تھا۔ زرتشت مذہب بھی تھا۔ مکہ کے بُت پرستوں کو بھی غلبہ اور تفوق حاصل تھا۔ مگر اسلام کے پُرزور دلائل اور اس کے روشن براہین کا کوئی مذہب مقابلہ نہ کر سکا۔ جس طرح سورج کے سامنے شمعیں ماند پڑ جاتی ہیں۔ اسی طرح اسلام کے سُورج کے سامنے تمام مذاہب کی شمعیں ماند ہو گئیں۔ اور دُنیا پر ثابت ہو گیا کہ مذاہب عالم میں سے اسلام ہی اپنی تعلیم اور اپنے حیرت انگیز اثرات کے لحاظ سے کامل ترین مذہب ہے۔ کیونکہ وُہ بدیاں جنہیں کوئی مذہب دُور نہ کر سکا۔ انہیں اسلام نے دور کر دیا۔ اور وُہ روشنی جو اور کوئی مذہب نہ پھیلا سکا۔ اسے اسلام نے پھیلا کر دکھا دیا۔ غرض اسلام دُنیا کے لئے ابر رحمت بن کر آیا۔ اور قرآن نے اپنا سکہ دُنیا کے قلوب پر بٹھا دیا۔ مگر تعصب کو تو انسانی بصیرت کچھ اس طرح زائل کر دیتا ہے۔ کہ انسان دیکھتے ہُوئے نہیں دیکھتا۔ اور سنتے ہُوئے نہیں سُنتا۔ یہی حال غیر مذاہب کا ہے۔ وُہ اسلام کی تعلیم سے بہتر تعلیم پیش نہیں کر سکتے۔ وُہ اسلام کے محاسن سے بہتر محاسن اپنے مذہب میں نہیں دکھا سکتے۔ مگر دعوےٰ یہ کرتے ہیں۔ کہ اُن کے مذاہب اسلام سے زیادہ بہتر ہیں۔ چنانچہ اس کا نمونہ گاندھی جی نے حال ہی میں اندرا نہرو کی شادی کے متعلق ایک بیان دیتے ہُوئے ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔ کہ:-

"میں جس ہندو مت کا قائل ہوں۔ وُہ کوئی تنگ نظر عقیدہ نہیں۔ یہ ایک عظیم الشان انقلابی نظام قدیم الایام سے جاری ہے اور یہ زرتشت موسےٰ عیسےٰ محمد۔ نانک رح اور جس قدر پیغمبروں اور اوتاروں کا نام لیا جا سکے۔ اُن سب کی تعلیم پر حاوی ہے"

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کا ہمیشہ سے یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اُن کا مذہب سب سے پہلے دُنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہُوا۔ اور وید حضرت زرتشت حضرت مُوسےٰ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے نازل ہُوئے۔ پس یہ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ حضرت زرتشت۔ حضرت مُوسےٰ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کی۔ وُہ نعوذ باللہ ویدوں سے ماخوذ ہے۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حضرت زرتشت۔ حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اعلےٰ تعلیمیں پیش فرمائی ہیں۔ ویدک دھرم ان تمام تعلیمات پر حاوی ہے۔ کیونکہ وید پہلے نازل ہُوئے۔ اور خدا کے یہ رسُول بعد میں مبعوث ہُوئے اور اس طرح پہلی تعلیموں میں ترمیم و تنسیخ کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن گاندھی جی نے اس اصُول کو نظر انداز کرتے ہُوئے دعوےٰ یہ کیا ہے کہ حضرت زرتشت۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمیں لوگوں کے سامنے پیش فرمائی ہیں۔ ہندو مذہب اُن تمام تعلیموں پر حاوی ہے۔ یا بالفاظ دیگر یہ مذاہب اپنی تعلیم کے لحاظ سے ہندو دھرم کی ہی شاخیں ہیں۔ یہ دعوےٰ کس قدر بودہ اور دور از حقیقت ہے۔ اس کو ظاہر کرنے کے لئے چند اصُول پیش کئے جاتے ہیں۔ اور بتایا جاتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کی تعریف و توصیف کے اس قدر بلند بانگ دعاوی کرنا کیسی کھلی غلط بیانی ہے:-

پہلا اصل جو کسی الہامی کتاب کی افضلیت ثابت کر سکتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ وُہ ایسی تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کرے۔ جو فطرت انسانی کے مطابق ہو۔ اور جس سے بہتر تعلیم کسی اور کتاب میں نہ مل سکتی ہو۔ اب اگر ہندو دھرم ہی اس فضیلت کا حقدار ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ ویدک تعلیم فطرت انسانی کے مطابق ہوتی اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں کامل راہ نما ہوتی۔ مگر اور تعلیموں سے قطع نظر اگر نیوگ کو ہی دیکھا جائے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کے متعلق گاندھی جی کا یہ ادعا انتہائی طور پر مبالغہ آمیز ہے۔ اس وقت نیوگ کی تفصیلات بیان نہیں کی جا سکتیں۔ وُہ اکثر دوستوں کو معلوم ہیں۔ اور ہندو۔ اور آریہ سماج بھی ان سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ وُہ بتائیں۔ کہ ایسی حیا سوز تعلیم کے ہوتے ہُوئے کیا اُن کا یہ دعوےٰ صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہندو مذہب تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح خداتعالےٰ کے متعلق جو تمام حسنوں کا مجموعہ ہے ویدوں میں ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جو نہایت شرمناک ہیں۔ کہیں اسے لاعلم قرار دیا گیا ہے۔ کہیں اُسے چور قرار دیا گیا ہے۔ اور کہیں اس کا عجیب و غریب حلیہ بیان کیا گیا ہے جسے کوئی سلیم فطرت قبول نہیں کر سکتی:-

دُوسرا اصل جو کسی الہامی کتاب کی اکملیت کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہے۔

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ اور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی ہدایت

اخبار الفضل مورخہ ۴ امان ۱۳۲۱ہش (۴ مارچ ۱۹۴۲ء) میں انصار جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اس امر کی طرف ان کو توجہ دلائی تھی۔ کہ ان کا فرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو روحانی علوم عطا فرمائے ہیں۔ اور جو حضور کی تصنیفات میں مرقوم ہیں۔ ان سے پوری طرح مستفیض ہوں۔ یعنی حضور کی تصنیفات کو بار بار پڑھا جائے۔ اس مقصد کو بہت حد تک پورا کرنے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے امتحان کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ ایک نہائت مبارک تحریک ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانا ہر احمدی کے لئے نہ یہ کہ ضروری ہے بلکہ لازمی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بغور پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے جس سے بہت سے نئے نئے معارف اور روحانی علوم کا انکشاف ہو کر ایمان اور عرفان میں زیادتی ہوتی ہے۔ پس میں انصار جماعت کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ ان امتحانوں میں ضرور حصہ لیں۔ زعماء و عہدہ داران مجالس انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی کتب کے امتحان میں شمولیت کے لئے اپنی اپنی مجالس کے انصار کو پُر زور تحریک کریں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اس اعلان کی اشاعت کو ایک ہفتہ سے زائد عرصہ گزرتا ہے۔ بنا بریں میں امید کرتا ہوں۔ کہ زعماء و عہدہ داران انصار اللہ مجالس انصار اللہ نے اپنے ہاں کے انصار کو اس بارہ میں حسب منشاء صدر صاحب موصوف پُر زور تحریک فرمائی ہوگی۔ لیکن ابھی تک نظارت ہذا میں کسی مجلس کی طرف سے شریک ہونے والے دوستوں کی فہرست نہیں پہونچی۔ اس لئے نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ اس امر کی یاددہانی کرتے ہوئے توقع کرتی ہے۔ کہ مجالس انصار اللہ اپنے صدر مرکزیہ کی تحریک کا شاندار جواب دیں گی۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

پروگرام بھرتی رائل انڈین نیوی

ذیل میں رائل انڈین نیوی کی بھرتی کا پروگرام شائع کیا جاتا ہے۔ بھرتی ہونے والے احمدی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ وقت مقررہ پر اپنے اپنے علاقہ کے مقررہ مقامات پر پہونچ جائیں۔ گورداسپور میں بھرتی ۱۶ مارچ کو اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر کے دفتر میں دس بجے صبح ہوگی۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

تاریخ	مقام	جس جگہ بھرتی ہوگی	وقت
۱۶ مارچ	گورداسپور	دفتر اے۔ آر۔ او	۱۰ بجے صبح
۱۷ "	امرتسر	"	"
۱۸ "	گوجرانوالہ	ریسٹ ہاؤس پی ڈبلیو ڈی	"
۱۹ "	وزیر آباد	"	"
۲۰ "	گجرات	دفتر اے۔ آر۔ او	"
۲۱ "	لالہ موسےٰ	ریسٹ ہاؤس	"
"	کھاریاں	ڈی۔ بی سکول	دو بجے بعد دوپہر
۲۸ "	سیالکوٹ	دفتر اے۔ آر۔ او	۱۰ بجے
۳۰ "	ملتان	"	"
۳۱ "	منٹگمری	"	"

کہ الہامی کتاب خود دعوےٰ کرے۔ کہ میں کامل ہوں۔ اور تمام دُنیا کی ہدائت کا سامان اپنے اندر رکھتی ہوں۔ نہ یہ کہ اس کے پیرو مدعی سست اور گواہ چست والی ضرب المثل کے مطابق اسے کامل قرار دینا شروع کر دیں۔ اور اسے خود یہ دعوےٰ نہ ہو۔ یہی حال ہندو دھرم کا ہے۔ گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ دوسرے ہندو یہ دعوےٰ کرتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ ہندو مذہب میں ہر قسم کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر خود وید اس بارہ میں خاموش ہیں۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اور وہ کیوں خاموش ہیں۔ کیا یہ اس بات کا کھلا ثبوت نہیں۔ کہ ویدوں کی طرف یہ بات منسوب کرنا قطعاً بے بنیاد ہے:

تیسرا اصل۔ جو کسی الہامی کتاب کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ بے مثل ہو۔ اور اس جیسا کلام انسان تیار نہ کر سکتا ہو۔ کیونکہ کامل کتاب قیامت تک دنیا کو ہدایت دینے والی ہوتی ہے۔ اگر اس میں بھی گڑبڑ ہو جائے تو ہدائت مشتبہ ہو جائے۔ اور یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ خدا کا کونسا حکم ہے۔ اور ہندوؤں نے کونسا حکم اپنی طرف سے ملا دیا ہے۔ مگر وید اس اصل پر بھی پورے نہیں اترتے چنانچہ برہمنوں نے اتھروید کو اپنے پاس سے بنا کر رگ سام اور یجروید کے ساتھ ایسا ملا دیا۔ کہ آریہ صاحبان اتھروید کو بھی باقی تینوں ویدوں کی طرح الہامی ماننے لگ گئے۔ حالانکہ باقی ویدوں میں اتھروید کا کہیں ذکر نہیں۔ بلکہ وہاں صاف طور پر تین ویدوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اسی طرح اور کئی ثبوت اس بات کے موجود ہیں۔ کہ وید محرف و مبدل ہو چکے ہیں۔ اور اس کی خدا نے قطعاً حفاظت نہیں فرمائی۔

پھر ہندو دھرم کی تعلیم کو بے نظیر قرار دینے والے اس بات کو بھی بھول جاتے ہیں کہ ویدوں میں شادی بیاہ کے متعلق کوئی ذکر نہیں۔ کہ کس عورت سے شادی کی جائے۔ اور کس سے شادی کرنا حرام ہے۔ ایسا ہی اور کئی مسائل ہیں۔ جن کا ویدک دھرم میں کوئی ذکر نہیں۔ جس سے طبعی طور پر ہر شخص اس نتیجہ پر پہونچنے پر مجبور ہے۔ کہ ویدک دھرم عالمگیر نہیں ہے۔

پھر اگر ہندو دھرم ہی تمام مذاہب میں سے اعلےٰ اور بے نظیر ہے۔ تو چاہیئے تھا کہ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہوتے۔ جو اسکی تعلیم پر عمل کر کے خدا کا قرب حاصل کرتے۔ اور خدا تعالےٰ کا تازہ کلام ان پر نازل ہوتا۔ مگر تلاش کرنے کے باوجود کوئی شخص آج ایسا نظر نہیں آسکتا۔ جس نے ویدک دھرم پر عمل کر کے خدا کا قرب حاصل کیا ہو۔ اور اس پر اللہ تعالےٰ اپنا کلام نازل کرتا ہو۔

غرض ویدوں کے متعلق یہ ادعا کسی صورت میں بھی درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ تمام خوبیوں کا مخزن ہیں۔ البتہ ہم اس بات کا ثبوت دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ کہ جن اصول کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ اور اسی قسم کے وہ تمام اصول جو کسی مذہب کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے دلیل راہ ہو سکتے ہیں۔ اسلام میں کامل طور پر پائے جاتے ہیں۔ پس افضل ترین مذہب اسلام ہے نہ کہ ہندو دھرم اور دنیا کی نجات کا [illegible] صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہے

رسالہ "فرقان" کا خلافت نمبر

رسالہ "فرقان" جس کے مدیر مولوی ابو العطاء صاحب ہیں۔ اس کا ماہ حال کا پرچہ "خلافت نمبر" کے نام سے نہائت بیش قیمت مضامین کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس پرچہ میں حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کا وہ پیغام بھی ہے۔ جو آپ نے جماعت کو دیا۔ اور جو الفضل کے گزشتہ پرچہ میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مسئلہ خلافت پر غیر مبایعین کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور غیر مبایعین میں اسے بکثرت تقسیم کریں۔

مجلس اطفال احمدیہ کے سیکرٹریوں کا انتخاب

زعمائے کرام قوادصاحب اور مربیان اطفال سے گزارش ہے۔ کہ اپنے ہاں کی مجلس اطفال کے سیکرٹری کا انتخاب کر کے خاکسار کو جلد مطلع فرمائیں۔

خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۴)

قرآن مجید کے بیان کا خاص امتیاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجًا کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ پر ایسی کتاب نازل کی جس میں کسی قسم کا ٹیڑھا پن نہیں رکھا۔ صاف صاف بیان ہے قیمًا۔ سچی ہے۔ اور سچائی کا ہی پتہ دینے والی ہے اس کے بیان میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو انسان کو بھول بھلیوں میں ڈالنے والی ہو۔ جس بات کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا ٹھیک ٹھیک پتہ دیتی ہے۔ لینذر باسًا شدیدًا من لدنہ۔ اس نے اسے اس لئے نازل کیا ہے۔ تا ایک نہایت شدید خطرہ اور خوفناک جنگ سے تمام جہاں کو آگاہ کرے ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات اور اُن مومنوں کو بشارت دے۔ جو اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ ان لھم اجرًا حسنًا۔ یعنی ان کے لئے ان کی محنت کا ایک اچھا اجر مقدر ہے۔ ماکثین فیہ ابدًا۔ وہ اجر ان کے لئے ابدی ہوگا وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدًا اور اُن لوگوں کو ان کے بد انجام سے ڈرائے جنہوں نے کہا۔ کہ دُنیا کو گناہ اور گناہ کی سزا سے نجات دینے کے لئے خدا نے ایک بیٹا اختیار کیا ہے۔ اذا جاء وعد ربی جعلہ دکّاء۔ جب میرے رب کا یہ وعدہ آئے گا۔ تو اُس دیوار کو گرا دے گا۔ جو یاجوج ماجوج کی قوموں کے لئے روک ہے انہیں دُنیا میں پھولنے اور پھلنے کے لئے آزادی دی جائے گی۔ وکان وعد ربی حقًا۔ اور اس طرح میرے رب کا وعدہ پورا ہوگا۔ وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعًا۔ وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضًا۔ الذین کانت اعینھم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعًا۔ افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلًا ۔

سورۂ کہف کے ابتداء میں بھی پرستارانِ مسیحیت کا ذکر ہے۔ اور اس کے وسط میں بھی انہی کا ذکر ہے۔ اور آخر میں بھی انہیں کا ذکر۔ اور اس آخری ذکر میں اقوام یاجوج و ماجوج کو انہی پرستارانِ مسیحیت میں شامل رکھتے ہوئے ان کی ان آگ والی ہنگامہ آرائیوں کی خبر دی گئی ہے۔ جن کے نہایت بھیانک مناظر کا آج ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور الاخسرین اعمالا کہکر صاف۔ اور کھلے کھلے الفاظ میں اُن کے بد انجام کا پتہ دیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ رُوئے زمین کی زینت جو ان کے ہاتھوں کے عمل سے اور بہت کچھ خرچ کرنے کے بعد تیار ہوگی۔ ان کے اپنے ہاتھوں سے صعیدًا جرزًا۔ کھنڈرات اور ویرانوں میں تبدیل کر دی جائے گی۔ واتل ما اوحی الیک من کتاب ربک لا مبدل لکلماتہ ولن تجد من دونہ ملتحدا یہ قضائے آسمانی ہے۔ اور اسی طرح پوری ہوکر رہے گی۔ لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ اس جنگ میں کون جیتے گا۔ اور کون ہارے گا۔ اور اس سوال کے جواب میں بشری نظریں غایت درجہ محدود اور جذبات نہایت مخدوش ہیں۔ مگر قرآن مجید اس بأس شدید میں شریک ہونے والی تمام عیسائی اقوام کو خواہ وہ ہاریں۔ یا جیتیں الاخسرین اعمالا کی صف میں شامل کرتا اور ان کے آنگنوں کو ویران اور اجڑا ہوا بتلاتا ہے ؛

بأس شدید والی پیشگوئی کا ہمارے زمانہ میں دوبارہ نزول

یہ وہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کی خبر پہلے انبیاء نے بھی دی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ ابتدائے خلقت سے جسے خدا نے خلق کیا۔ اب تک نہ ایسی تکلیف ہوئی اور نہ ہوگی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پیشگوئی کو اپنے الفاظ میں دہرایا اور فرمایا ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال (مسلم) اور عجیب بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کلام اس بارہ میں نازل ہوا۔ وہ اپنے بیان اور مدعا میں سابقہ انبیاء کے کلام کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ اور اس سے عجیب تر بات اس کے متعلق یہ ہے۔ کہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے کلام میں کچھ نئی تفصیلات ہیں۔ جو پہلوں کے کلام میں نہیں۔ اور جن کا سینکڑوں برس پہلے تصور کرنا انسانی دماغ کے لئے ناممکن ہے اور ان دونوں باتوں سے بڑھ کر حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ جب وہ گھڑی پہونچی۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ جسے دُنیا نے قبول نہ کیا۔ کہ اس کی باتیں دُنیا کے قیاس میں انوکھی تھیں لیکن خدا تعالےٰ نے اُسے قبول کیا اور اس کی سچائی بڑے زور آور حملوں سے دُنیا پر ظاہر کر دی۔ اس نے اُس کے مونہہ میں اپنا کلام ڈالا اور فرمایا۔" میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے وہ دن نہیں ٹلیگا۔ جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہہ نہ جائیں۔ ان فرعون وھامان وجنودھما کانوا خاطئین۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ میں اچانک فوجوں کو لے کر آؤں گا۔ کئی نشان ظاہر ہوں گے کئی بھاری دُشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے وہ دُنیا کو چھوڑ جائیں گے۔ ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا۔ وہ قیامت کے دن ہوں گے۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔ ایک ہولناک نشان۔ انی اجھز الجیش فاصبحوا فی دارھم جاثمین سنریھم اٰیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم نصر من اللہ وفتح قریب۔ میں لشکر طیار کرونگا جس سے وہ اپنے آنگنوں میں گھٹنوں کے بل گر جائیں گے۔ ان خبر رسول اللہ واقم ساُریکم اٰیاتی فلا تستعجلون۔ اذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم انما یؤخرھم الی اجل مسمّٰی اَجَلٌ قریب۔ ھذا یوم عصیبٌ حربٌ مُھیّجۃ۔ جب بگل بجایا جائے گا۔ تو تمام باہمی رشتے ٹوٹ جائیں گے۔ انہیں معین میعاد تک ڈھیل دے رہا ہے۔ اب وہ میعاد قریب ہے۔ جوش و خروش کی ایک جنگ ہوگی جسے بھڑکایا جائے گا۔ ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون یہ اس لئے ہوگا۔ کہ لوگ نافرمان ہیں۔ اور ظلم و فسق و فجور میں حد سے گزر گئے ہیں (تذکرہ ۳۰۶)

اذا جاء افواج من السماء وسقر۔ جب آسمان سے فوجیں آئیں گی۔ اور زہر نازل ہوگا۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ کی یہ باتیں پوری ہوں گی۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ اُس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائیگا اور تو دیکھیگا۔ کہ زمین جل کر خاکستر ہوگئی ہے اور اس کی سرسبزی و شادابی زرد پڑ گئی ہے (یہ الہام Scorched Earth Policy کے اختیار کرنے پر بھی دلالت کرتا ہے۔ یعنی محاربین خود اپنے ہاتھوں سے شہر اور ساز و سامان نذر آتش کر دیں گے۔ یہی حال روس وغیرہ میں ہو رہا ہے) "زمین تہ و بالا کر دی۔ آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں (تذکرہ ص ۵۵۹) انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ لنگر اٹھا دو۔ (تذکرہ ص ۵۰۶) "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" یعنی میں اچانک فوجیں لے کر آؤنگا۔ اور لنگر اٹھانے کا حکم دوں گا۔ جہاز جنگوں کے لئے میرے حکم سے چلیں گے۔" لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا" (تذکرہ ص ۶۵۴) رفیقوں سے کہدو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مونہہ کی باتیں ہیں"

انذار و تبلیغ کا حق ادا کر دیا گیا

غرض اس نئے نذیر نے اس طرح خدا کی بار بار وحی پاکر انبیاء علیہم السلام اور ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بأس شدید والے انذار کو دُہراتے ہوئے سوتی دُنیا کو جگایا۔ اور آنے والے خطرہ سے آگاہ کیا۔ اور فرمایا" زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے۔ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔

پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے۔ کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔"

غرض پوری تفصیل کے ساتھ آنے والی تباہی کے دنوں کے بارے میں اس نذیر نے خدا تعالیٰ سے بار بار وحی پا کر بنی نوع انسان کو آگاہ کیا۔ اس نے رائج الوقت زبانوں میں سے اردو زبان میں بھی ڈرایا۔ فارسی زبان میں بھی ڈرایا۔ عربی زبان میں بھی ڈرایا۔ انگریزی زبان میں بھی ڈرایا۔ یورپ کو بھی مخاطب کیا۔ اور کہا کہ تو امن میں نہیں۔ ایشیا کو بھی مخاطب کیا۔ اور کہا کہ تو بھی محفوظ نہیں۔ انگلستان اور جاپان کو بھی کہا۔ کہ اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ اور ہندوستان کو بھی کہا کہ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔

اور اس فرستادۂ خدا کا دل اس انذاری پیشگوئی کی ہیبت سے غمزدہ اور زار و نزار تھا اور جو کیفیت اس کے دل حزیں پر طاری تھی۔ وہ اس کے کلام سے ظاہر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ؎

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن
دل گھٹا جاتا ہے ہردم جاں بھی ہے زیر و زبر
اک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنیکے دن
کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
فضل کا پانی پلا اس آگ برسانے کے دن
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

فلعلک باخع نفسک علیٰ آثارھم الایکونوا مومنین۔ یہ ہم و غم۔ یہ فکر و اندوہ یہ گداختت۔ یہ قلق۔ یہ گھبراہٹ۔ یہ گریہ و زاری یہ اسی بخوع نفسی کی نئی تجلی ہے۔ جو بأس شدید کی وجہ سے محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب حزیں کو گداز کر رہا تھا۔ ان غم بھری کیفیات قلبیہ کا صحیح اندازہ لعلک باخع نفسک کے الفاظ سے ہم نہیں کرسکتے تھے۔ ہاں اس رونگٹے کھڑے کرنے والے تازہ انذار سے ضرور دل گداز اور چشم پُرنم ہوتی ہے۔ اور دل اندر ہی اندر یقین کرتا ہے۔ کہ کچھ ہونے والا ہے۔ یہ وہ آخری درد بھرا دل کو ہلا دینے والا پیغام انذار ہے جو بأس شدید کے واقع ہونے سے قبل قریب کے زمانہ میں دوہرایا گیا۔ اور وہ ابھی بھولا نہیں۔ ہزاروں ہزار اس کے سننے والے زندہ ہیں۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے وہ عالمگیر تباہ کن محشر برپا ہوگیا۔ اور اس آخری پیغام انذار میں جو بات حیرت انگیز ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس کا سلسلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انذار کے ساتھ حرف بحرف اسی طرح پیہم و پیوستہ ہے۔ جس طرح کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سورہ کہف والا انذار سابقہ انبیاء علیہم السلام کے انذار کے ساتھ پیہم و پیوستہ ہے۔ گویا یہ خبریں ایک دوسرے کی مثنیٰ ہیں۔ ایک نوشتہ دوسرے نوشتہ کا نسخہ ہے۔ ہر نبی کے پیغام میں یہی خبر ہے کہ بأس شدید والے فتنہ سے زمین پر اسقدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں فاصبح ھشیما تذروہ الریاح یقلب کفیہ علیٰ ما انفق فیھا وھی خاویۃ علیٰ عروشھا۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضا۔ نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے ویرسل علیھا حسبانا من السماء فتصبح صعیدا زلقا۔ اور کچھ زمین سے۔ وتری الارض بارزۃ وحشرناھم فلم نغادر منھم احدا۔ اس دن انسانی کاموں کا خاتمہ ہوگا۔ وانا لجاعلون ما علیھا صعیدا جرزا۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔ من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا۔ الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں نادوا شرکائی الذین زعمتم۔ فدعوھم فلم یستجیبوا لھم وجعلنا بینھم موبقا۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ اور جیسا فرمایا تھا۔ ایسا ہی ہوا۔ ولم تکن لہ فئۃ ینصرونہ من دون اللہ وما کان منتصرا۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے وربک الغفور ذوالرحمۃ لو یؤاخذھم بما کسبوا لعجل لھم العذاب بل لھم موعد لن یجدوا من دونہ موئلا۔ توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ ما منع الناس ان یومنوا اذ جاءھم الھدیٰ و یستغفروا ربھم الا ان تاتیھم سنۃ الاولین او یاتیھم العذاب قبلا

آخری انذار کی ہیبت ناک تجلی

یہ وہ آخری انذار تھا جس کی منادی درد بھرے الفاظ میں، پچاس برس قبل ہمارے سامنے ہوئی۔ اور اسی انذار کا مضمون حرف بحرف وہی مضمون ہے۔ جو سورہ کہف کا ہے۔ اور یہ پیشگوئی اپنی اس خاص شان میں حیرت انگیز ہے۔ کہ اس کی ابتدا قدیم الایام سے شروع ہوئی اور انبیاء علیہم السلام اسے یکے بعد دیگرے دہراتے اور بنی نوع انسان کو آگاہ کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اس کے متعلق وحی الٰہی کی کامل تجلی ہوئی۔ اور پھر جب اس کے پورا ہونے کا وقت آیا۔ تو پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہی ایک شاہد نذیر کھڑا ہوا۔ اور اس نے دلوں کو لرزا دینے والے کلام سے لوگوں کو ہوشیار کیا۔ وہ آنے والے بأس شدید کی ہیبت ناک تجلی سے خود بھی لرزاں و گریاں تھا۔ اور اس کے واقع ہونے کے بارہ میں اسے ایسا یقین کامل تھا۔ کہ گویا برپا ہونے والا محشر اس کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔

تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدا ئے خشمگیں
کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لوہار
فاسقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دشوار ہے
جس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار
خوب کھل جائیگا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کردینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار

اور فرماتے ہیں ؎

وہ چمک دکھلائیگا اپنے نشاں کی پنج بار
یہ خدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھا نیکے دن

اور فرماتے ہیں ؎

آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کردے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کریگا کھینچ کر اپنی کٹار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہو جائینگے جیسے پست ہو اک جائے غار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

کیسے کھلے کھلے الفاظ میں آنے والی مصیبت سے ڈرایا ہے کلمات وحی کے وہ منذر الفاظ جن میں سے بعض نے ابھی پیش کئے ہیں

ان میں کھول کر بتایا گیا ہے کہ جوش و خروش والی جنگ برپا ہو گی۔ انی احھز الجیش فاصبحوا فی دارھم جاثمین سنریھم آیاتی فلا تستعجلون۔ میں لشکر طیار کروں گا۔ جس سے وہ اپنے گھٹنوں میں گھٹنوں کے بل گر جائیں گے۔ میں عنقریب ان کو اپنے نشانات دکھاؤں گا۔ سو تم جلدی نہ کرو۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃ۔ میں اچانک فوجوں سمیت آؤں گا۔ اذا جاء افواج من السماء وسمٌّ۔ جب آسمان سے فوجیں آئیں گی۔ اور زہر اترے گا۔ اس دن یہ نشان ظاہر ہوں گے۔ یوم تأتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ۔ جس دن کہ آسمان کھلا کھلا دھواں لائے گا۔ اور تو دیکھے گا کہ زمین مردہ سی ہو گئی ہے۔ اور اس کی شادابی اور سرسبزی زرد پڑ گئی ہے۔ انی مع الافواج آتی بغتۃ۔ لنگر اٹھا دو۔ میں فوجیں لے کر آؤں گا۔ اور لنگر اٹھانے کا حکم دوں گا۔ کشتیاں چلتی ہیں۔ تا ہوں کشتیاں۔ رفیقوں سے کہہ دو۔ کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں۔ جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں"۔

ان کلمات وحی میں اس برپا ہونے والے بأس شدید کا ہی اعادہ ہے۔ جس سے عیسائی اقوام یاجوج و ماجوج کو اور تمام جہان کو ڈرایا گیا تھا۔ ان تمام منذر الہامات میں بار بار یہی ذکر آتا ہے۔ کہ شدید جنگ ہو گی۔ فوجیں حملہ آور ہوں گی۔ وہ آسمانوں سے اتریں گی۔ آسمان سے آتشباری ہو گی۔ دھواں پھیلے گا زہر باری ہو گی۔ اور روئے زمین پر جہنم بھڑکایا جائے گا۔ اور بأس شدید والی یاجوجی جنگ کے متعلق ان منذر الہامات میں الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ وارسلنا علیھم طیرًا ابابیل کا الہام بھی ہے۔ جو تین دفعہ اس نذیر ربانی پر نازل ہوا۔ اور اس میں آتشبار طیاروں کی خبر بھی مضمر ہے۔ یہ تمام الہامات برپا ہونیوالی شعلہ زن جنگ کی صحیح صحیح تصویر کھینچنے والے ہیں۔ اور ان میں سے بعض الہامات مختلف اوقات میں پانچ پانچ چھ چھ دفعہ نازل ہوئے۔ خصوصاً یہ الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃ۔ یعنی میں فوجیں لے کر اچانک حملہ آور ہوں گا۔

آخری نذیر کی بعثت کا مقصد

ان الہامات میں اس بات کی بھی تصریح موجود ہے۔ کہ اس ہیبت ناک نشان کا مدعا یہ ہے۔ کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ قرآن شریف اللہ کی کتاب۔ اور اس کے منہ کی باتیں ہیں۔ چنانچہ یہ نذیر ربانی اپنی بعثت کا مقصد بایں الفاظ بیان کرتا اور فرماتا ہے "میں ہر دم اس فکر میں ہوں۔ کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا۔ کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی۔ اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدائے قادر فرماتا ہے۔ کہ اگر میں چاہوں۔ تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰؑ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزا چکھاوے سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی انکو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی۔ کہ وہ جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہو گی۔ نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں۔ کہ وہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔ کیونکہ داخل ہونیوالے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہیگا۔ نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۸۵)

مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کی اقتداء میں

جیسا کہ پیغام صلح میں اعلان کیا گیا تھا مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین معہ دو ساتھیوں کے حیدر آباد دکن آئے۔ اور تین روز جلسہ کر کے مسلمانان حیدر آباد کو خوش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس کوشش میں وہ کہاں تک کامیاب ہوئے۔ یہ تو وہ اور ان کے ساتھی ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہاں ان کا قیام بہت مختصر رہا۔

پہلے روز کے جلسہ میں جب نماز کا وقت آیا تو۔ جناب مولوی صاحب کی رفتار سے یہ ظاہر تھا۔ کہ وہ ہال کو چھوڑ کر غالباً دوسری جگہ نماز ادا کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ لیکن اپنے ساتھی سید اختر حسین صاحب کے کچھ آہستہ سے بات کرنے پر مصلے کی طرف جو اسوقت تک خالی تھا گئے۔ اور نماز پڑھانا شروع کر دی۔ غیر احمدی اصحاب نے بھی مولوی صاحب کے پیچھے نماز ادا کر لی۔ ممکن ہے سید صاحب نے مولوی صاحب کو توجہ دلائی ہو۔ کہ علیحدہ نماز پڑھنے سے بدنامی ہو گی۔ اور مصلے بھی خالی ہے۔ آپ بغیر کسی کے کہنے کے ہی امام بن جائیں۔ یا ممکن ہے کوئی اور بات کی ہو۔ بہر حال مولوی صاحب کی بروقت پیش قدمی سے ان کا پیچیدہ عقدہ حل ہو گیا۔

دوسرے روز بھی مولوی صاحب نے یہی طریق اختیار کیا۔ اور مصلے پر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں ایک غیر احمدی بیرسٹر صاحب نے مولوی صاحب سے کہا۔ کہ آپ پیچھے ہٹ آئیں۔ ان کے مصلے چھوڑنے پر ایک غیر احمدی نے نماز پڑھائی۔ اور مولوی صاحب نے معہ اپنے ساتھیوں کے اس کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

نماز کے بعد انہی بیرسٹر صاحب نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ آپ مرزا صاحب (علیہ السلام) کو کیا سمجھتے ہیں۔ اور کہ سنا ہے آپ مسلمانوں کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے اور اگر کبھی دوسرے کی اقتداء میں نماز ادا کرنی ہی پڑے۔ تو آپ تجدید کر لیتے ہیں۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا۔ ہم مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو صرف مجدد مانتے ہیں۔ ہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ مگر ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اور جب ہم کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز ادا کریں۔ تو دوہراتے نہیں۔ چنانچہ میں آج اپنی نماز کی تجدید نہیں کروں گا۔

پہلے دن کی تقریر میں مولوی صاحب نے مسلمانوں کے اتحاد پر زور دیا۔ اور تعاون کی دعوت دی۔ صدر جلسہ نواب ناظر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ مسلمان اس طرح ہی اتحاد کر سکتے ہیں۔ کہ اپنے اپنے عقائد رکھتے ہوئے مشترکہ امور میں اتفاق کریں۔ اور کہ خواجہ کمال دین صاحب مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب کو میں اچھا سمجھتا ہوں۔ لیکن جو ان کے عقائد ہیں۔ وہ میرے اور دوسرے مسلمانوں کے نہیں ہیں اس لئے ان امور میں ان سے اتحاد۔ اسلامی مفاد کے خلاف ہو گا۔ احمدی احباب جانتے ہیں کہ یہ وہی اتحاد کی صورت ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بیان فرمائی۔ اور غیر مبائعین بخوبی جانتے ہیں۔ کہ یہ اتحاد انکے اصول کے کہاں تک مطابق ہے۔

دوسرے روز کے سوال و جواب کے بعد کئی غیر احمدی یہ باتیں کرتے سنے گئے۔ کہ یہ لوگ مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ بھی مانتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ نبی بھی نہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ اسی شام ہمارے ایک معزز احمدی نوجوان کو بھی مولوی صاحب کے میزبان اپنے ہاں لے گئے۔ وہاں جب مولوی صاحب کے نماز ادا کرنے کے مسلک کے متعلق سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ تو مولوی صاحب نے وہی بات کی۔ جو اس دن کے قول فیصل کے مطابق تھی۔ ہمارے بھائی نے دریافت کرنے والے مسلمان سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ سوال یہ نہیں کہ مولوی صاحب کا کیا طریق ہے۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ بانی سلسلہ علیہ السلام نے کیا فیصلہ فرمایا ہے۔ اور پھر بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ تم پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز ادا کرو۔ بلکہ تمہارا امام تم میں سے ہی ہو۔

تو اس پر مولوی صاحب فرمانے لگے کہ یہ تو دعوے سے پہلے کی بات ہے۔ اور کہ میرے پاس اس کے بعد کے حوالہ جات ہیں۔ جن میں نماز کی اجازت دی گئی ہے۔ بعض لوگوں کے کہنے پر یہ گفتگو یہاں ہی ختم ہو گئی۔ اس موقعہ پر مولوی صاحب نے جو یہ فرمایا۔ کہ یہ دعوے سے پہلے کا حوالہ ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بات ان کے منہ سے اس زبردست اور فیصلہ کن حوالہ کا جواب نہ رکھنے کی وجہ سے جلدی میں نکل گئی۔ ورنہ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ دعویٰ کے بعد کی تحریر ہے۔

یہ ہیں منکرین خلافت کے امیر جنہیں وہ اس موعود خلیفہ کے مقابلہ میں کھڑا کرتے ہوئے نہیں جھجکتے جسے خدا تعالیٰ نے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر اور مظہر الحق والعلاء قرار دیا ہے۔

چونکہ میں اپنے مفوضہ کام کے سبب متذکرہ بالا جلسوں وغیرہ میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔ اسلئے مندرجہ بالا واقعات کئی احباب سے تصدیق کرنے کے بعد تحریر کئے ہیں

خاکسار محمد یار عارف از حیدر آباد دکن

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ اخاء و نبوت ۱۳۲۰ ہش

شعبہ خدمت خلق

مجالس مقامی :- دار الرحمۃ

مسجد میں وضو کا پانی مہیا کیا جاتا رہا۔ بیماروں کی تیمار داری کی گئی۔ اور مفت دوائی لا کر دی مساکین کو کھانا کھلایا۔ رستے صاف کئے گئے۔

دار الفضل۔ ۲۵ مریضوں کو مفت دوائی دی ایک بیمار کو ۵ ر بغرض علاج دیئے مسجد میں وضو کا پانی مہیا کیا جاتا رہا۔ معذوروں کو سودا لا کر دیا گیا۔ چھ مسافروں کو رستہ بتایا۔ ۴ کس کی نقدی سے مدد کی۔ **دار البرکات** :- محتاجوں اور غرباء کی امداد کی جاتی رہی۔ ایک ست دو کو روزانہ دونوں وقت لنگر خانہ سے کھانا لا کر دیا گیا۔ پانچ مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ دس مریضوں کی عیادت کی۔ مسجد میں خوشبو جلائی اور لوٹوں میں پانی بھرا۔ ایک بچھڑا تلاش کر کے مالک کو پہنچایا گیا۔ **مسجد مبارک** :- تین مریضوں کی عیادت کی مسجد مبارک میں خوشبو جلائی۔ **دار العلوم** :- دس مریضوں کی عیادت کی گئی۔ **دار الفتوح** :- ایک گھر میں آٹا پسوا کر دیا گیا۔ ایک میت کیلئے قبر کھودنے اور تدفین میں مدد دی گئی۔ دو مریضوں کو مفت دوائی لا کر دی بورڈنگ تحریک جدید :- دار الشیوخ کے لئے کپڑے اور نقدی جمع کی گئی۔ مسافروں کو پانی پلایا گیا۔ اندھوں کی راہنمائی کی۔ غرباء کے لئے چندہ جمع کیا۔ **مسجد اقصیٰ** :- ۲۵ مریضوں کی تیمار داری کی۔ اور ۱۵ کو مفت دوائی لا کر دی۔ ایک غریب کو تین روپے کا آٹا مفت دیا گیا۔ اندھوں کو راستہ بتایا گیا۔ دار البرکات [illegible] بعض مریضوں کی تیمار داری کی گئی۔ اور مفت علاج کیا گیا۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ :- راستوں سے موذی اشیاء دور کی گئیں۔ تین مریضوں کی تیمار داری کی۔ مسجد اقصےٰ میں ڈیڑھ ہفتہ تک خوشبو جلائی۔ اندھوں کو راستہ بتایا۔ **دار الشیوخ** :- معذوروں کو دوائی لا کر دی گئی۔ ایک دعوت ولیمہ میں کھانا کھلایا۔ ایک نابینا امیدوار امتحان کا پرچہ لکھا۔ **دار الانوار** :- ایک غریب کو دودھ پلایا گیا۔ ایک گمشدہ شخص کی تلاش کی گئی۔ رستہ صاف کیا جاتا رہا **احمد آباد** : مسجد کی صفائی کی گئی۔

مجالس بیرون :- چک ۹۹ شمالی سرگودھا :- ایک نابینا مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک مسافر کو ۱۱ میل سائیکل پر بٹھا کر منزل مقصود پر پہنچایا گیا۔ رمضان کے ایام میں ۱۳ کس پر مشتمل ایک خاندان کو سحری اور شام کے وقت کھانا لا کر دیا جاتا رہا۔ معذوروں کو سودا سلف لا کر دیا۔ **لودھراں** :- چھ مسافروں کو کھانا کھلایا۔ **بھیرہ** :- بیواؤں کو سودا لا کر دیا۔ محتاجوں کی مدد کی۔ راستے اور نالیاں صاف کیں۔ **فیروز پور شہر** :- ایک مریض کی ایک مہینہ تک عیادت کی۔ بعض مسافروں کو ٹکٹ لے کر دیئے۔ اور راستہ بتایا گیا۔ **چک ۳۳۲ اسمٰعیل پور** :- پندرہ آدمیوں کو طبی مشورہ دیا گیا۔ تحریک جدید کا چندہ جمع کیا گیا۔ **دنیا پور ملتان** :- چھ مسافروں کو رات بسر کرنے کیلئے بستر دیئے گئے۔ بیماروں کی تیمار داری اور ان کا علاج کیا گیا۔ **فیروز پور چھاؤنی** :- مسافروں کو ٹکٹ لیکر دیئے گئے۔ پانچ اشخاص کو کھانا کھلایا گیا پیاسوں کو پانی پلایا گیا۔ ایک غیر مسلم کی نعش کو مرگھٹ تک پہنچایا۔ اور جلانے میں مدد دی **لدھیانہ** :- ۱۲ کس کی تیمار داری کی گئی۔ ۴ کی نقدی سے مدد کی۔ ایک بیوہ کے بچے کو دو گھنٹہ روزانہ پڑھایا جاتا رہا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ **داتا زید کا** :- دو جھگڑوں کو نکالا گیا۔ ایک بوڑھی ہندو عورت کا سامان نصف میل تک اٹھایا۔ دو مسافروں کا سامان اڑھائی میل تک لیجایا گیا۔ ایک بیمار کو دودھ مہیا کر کے دیا۔ ایک نابینا مسافر کو سات میل تک پہنچایا گیا۔ دو من غلہ غرباء میں تقسیم کیا۔ **کنڈا گھاٹ** :- چار زخمیوں کی پٹی کرائی۔ اور نالیوں میں فینائل چھڑکا۔ **چک ۱۷ جنوبی** :- مسجد کی سفیدی کرائی گئی۔ کھال پر نیا پل بنایا۔ سقاوے کو پختہ کیا گیا۔ **لاہور** :- مسافروں کو راستہ بتایا۔ اور منزل مقصود پر پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ بعض مریضوں کو ہسپتال لے جا کر معائنہ کرایا۔ مسجد کے غسلخانہ کو صاف کیا۔ مسجد کی صفائی کی۔ ایک آدمی کو جس کا بچہ بیمار تھا۔ دس روپے دیئے **گجرات** :- بیماروں کی عیادت کی گئی بعض کو دوائی لا کر دی۔ تعزیت بھی کی گئی۔ **کیرنگ** :- مختلف قریبی دیہات میں جا کر خدمت خلق کے فرائض انجام دیئے غرباء کو یتیموں کی مدد کی گئی۔ **نوائن گڑھ** :- غرباء کی نقدی سے مدد کی گئی۔ اور طبی امداد پہنچائی گئی۔ **بنوں** :- راستہ سے موذی اشیاء ہٹائی گئیں۔ ایک آدمی کا بوجھ ہلکا کیا گیا۔

سیّد والا :- مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک معذور کو دوائی اور نقدی دی گئی۔ مسجد کے لئے گیارہ روپے چندہ جمع کیا۔ ایک یتیم کے لئے ملازمت کی کوشش کی گئی۔ **کانپور** :- ایک ٹانگے اور سائیکل کے حادثہ میں مدد کی گئی۔ دو چوروں کو پکڑ کر پولیس میں پہنچایا گیا۔ ایک بے کار کو ملازمت دلائی گئی۔ **خانانوالی میانوالی** :- ایک تھکے ماندے مسافر کو سائیکل پر بیٹھا کر لے جایا گیا۔ مسافروں کو پانی پلایا جاتا رہا۔ دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ **دہلی** :- تیمار داری کی جاتی رہی۔ دو بیکاروں کو ملازم کرایا۔ **جہلم** :- ایک مسافر کا سامان لاری کے اڈہ پر پہنچایا۔ ایک غیر احمدی کی بیمار پرسی کی گئی۔ ایک مسافر کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ایک بیوہ کو سامان لا کر دیا گیا۔ **کریام** :- ایک گمشدہ پانچ سالہ بچہ کو تلاش کر کے گھر پہنچایا گیا۔ **انبالہ** :- مسجد کی صفائی کی گئی۔ بے کاروں کو ملازمت دلائی گئی۔ عید الفطر میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا۔ غرباء کی مدد کی گئی۔

خاکسار نعیم احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقرر امیر

جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں علاقہ سندھ کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چوہدری غلام رسول صاحب کو ۳۰ ؍ ماہ شہادت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۳۰ ؍ اپریل ۱۹۴۴ء تک کیلئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ ناظر اعلےٰ قادیان

وصیّتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۰۷۷ :- منکہ غلام احمد ارشد ولد مولوی نور محمد صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ ملازمت مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۱۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تنخواہ کی کمی بیشی کی صورت میں بھی صدر انجمن احمدیہ دسویں حصہ کی مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور جو جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- غلام احمد ارشد۔ گواہ شد :- شیخ یوسف علی کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد :- کظیم الرحمٰن کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۵۸۵۵ :- منکہ عبدالرحمٰن صوفی ولد منشی غلام حسین صاحب قوم ران پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چکریاں ڈاکخانہ سنگو وال ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۳/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اندازاً بیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۲۰ ۳/۴۱۔ العبد :- عبدالرحمٰن صوفی ناصر آباد ڈاکخانہ کنجیجی سندھ۔ گواہ شد۔ چودھری غلام مصطفےٰ خان صاحب۔ گواہ شد :- (چودھری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۵۲۷۴ :- منکہ زبیدہ بیگم زوجہ شیخ محمد یوسف صاحب قوم شیخ ساکن چنیوٹ۔ حال لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۱۰/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند کے ذمہ میرے ۵۰۰ روپے مہر کے ہیں۔ اور میری وفات کے بعد جو کچھ میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری ملکیت دو انگوٹھی سونا چار کانٹے سونا ہے۔ جس کی مجملہ اندازاً قیمت ۶۰ روپے ہے میرے والدین سے مجھے دو صد روپے ملنے کا وعدہ ہے۔ اس کے ملنے پر ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں گی۔

الامۃ :- زبیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد

شیخ محمد یوسف خاوند موصیّہ

گواہ شد

عبدالقادر کالونی نلور ملز لائل پور

وی۔پی وصول کر لئے جائیں

حسب اعلانات سابقہ ان احباب کی خدمت میں جن کا چندہ ختم ہوچکا ہے۔ یا ۲۰ مارچ تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن کی طرف سے ابھی تک چندہ وصول نہیں ہوا۔ وی۔پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وی۔پی وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ امید ہے۔ کہ کوئی دوست بھی وی۔پی واپس کر کے دفتر کی مشکلات میں اضافہ کرنے کا موجب نہ ہونگے۔

منیجر الفضل

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن - ۱۱ مارچ - آج مسٹر چرچل نے دارالعوام میں ہندوستان کے بارہ میں ایک اہم بیان دیتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا - کہ عنقریب سر سٹیفورڈ کرپس ہندوستان جاکر اہل ہند سے آئندہ دستور کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کریں گے - آپ نے مزید بتایا - کہ برطانیہ کی کابینہ ہندوستان کے متعلق موجودہ اور آئندہ اقدام کے بارے میں ایک فیصلہ تک پہنچ چکی ہے - مگر اس موقعہ پر جبکہ لڑائی کی آگ ہندوستان کے دروازے تک پہنچ چکی ہے - اہل ہند کی رضامندی اور ان کا عندیہ معلوم کئے بغیر کوئی اعلان شائع کرنا نہ صرف سخت غلطی ہوگی بلکہ فرقہ وار آگ کو اور بھڑکا دینے کا موجب ہوگا - مسٹر چرچل نے بتایا - کہ اگست ۱۹۴۰ء میں برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کے بارے میں آئندہ پالیسی کا اعلان کیا گیا تھا - اور بتایا گیا تھا کہ جنگ کے بعد بہت جلد ہندوستان کو آزادی دے دی جائے گی - اور اس کا آئینی درجہ آسٹریلیا وغیرہ کے ہم پلہ بنا دیا جائیگا - یہ بھی کہا گیا تھا - کہ ہندوستان کا آئندہ دستور وہ ہوگا - جس پر مختلف جماعتیں متفق ہوں - گو اب برطانوی کابینہ نے ہندوستان کے بارے میں ایک متفق علیہ فیصلہ کیا ہے - جس میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے - کہ آئندہ دستور کے متعلق نہ تو اقلیت کا فیصلہ راہ میں حائل ہو - اور نہ اکثریت کا فیصلہ دوسروں کے حقوق پامال کرنے کا موجب ہو - مگر اس کے باوجود ہم اس فیصلہ پر پہنچے ہیں کہ اس وقت اعلان کرنا فائدہ کی بجائے ضرر رساں ثابت ہوگا - سر سٹیفورڈ کرپس اس سلسلہ میں عنقریب ہندوستان آنے والے ہیں - وہ ہندو اکثریت اور اقلیتوں کے نمائندوں سے بات چیت کریں گے - اسی طرح وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف سے بھی جنگی صورت حالات پر مبادلۂ افکار کرینگے -

لنڈن - ۱۰ مارچ - واشنگٹن سے اعلان کیا گیا ہے کہ مزید ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر جنگی تعمیرات کے لئے محفوظ کئے گئے ہیں - ان سے ۷ مختلف ریاستوں میں ۸ جنگی فیکٹریاں اور ۳ دوسری فیکٹریاں تیار کی جائیں گی - اس وقت تک کل ۲۰ کروڑ ڈالر تعمیرات کے لئے محفوظ کئے جاچکے ہیں -

ماسکو - ۱۱ مارچ - تازہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی فوجوں نے کالینن اور خارکوف کے محاذ پر کئی جرمن مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے - اس وقت کالینن کے محاذ پر سخت لڑائی ہو رہی ہے - دشمن نے ایک دن میں تین جوابی حملے کئے - لیکن اس کے باوجود روسی فوجوں نے دشمن کے کئی حفاظتی مورچوں اور ۹ مقبوضہ دیہات پر قبضہ کرلیا - جنوب مغربی محاذ کے ایک حصہ میں روسیوں نے پیشقدمی کی - پچھلے پانچ دنوں میں ۱۳۳۰ سپاہی ہلاک کئے گئے - وادی ڈاؤن میں ابھی تک سردی پڑ رہی ہے - مگر وہاں سے دشمن کو نکالنے کا عمل کامیابی سے جاری ہے - ۹ مارچ کو دشمن کے ۳۰ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے - ہمارے صرف ۱۱ جہاز کام آئے -

لنڈن - ۱۱ مارچ - وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے - کہ کل برطانوی بمباروں نے ایسن اور روہر میں زبردست تباہی مچائی - بمباری سے کئی جگہ آگ لگ گئی - بعض مقامات پر اس کے شعلے بہت بلند تھے - رائل ایر فورس کے حملوں کا دباؤ دوسری رات بھی جرمنی اور مقبوضہ فرانس کے اسلحہ ساز کارخانوں پر رہا - روہر میں جرمنی کے بہت سے جنگی کارخانے ہیں - اور یہ برطانیہ کے بمبار سٹیشنوں سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - برطانوی طیاروں کی بمباری سے جرمنی کے مختلف ریڈیو اسٹیشن بند ہوگئے -

لنڈن - ۱۰ مارچ - بحرالکاہل کی لڑائی پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ تین ماہ کے اندر جب سے کہ بحرالکاہل کی لڑائی شروع ہوئی ہے جاپانیوں نے ۱۲ لاکھ مربع میل رقبہ پر قبضہ کرلیا ہے - یہ رقبہ یورپ کے آدھے سے زیادہ رقبہ کے برابر ہے اور برطانیہ کے رقبہ سے دس گنا - اس طرح دس کروڑ ۴۰ لاکھ کی آبادی جاپانیوں کے قبضہ میں آچکی ہے - اور مادی ذرائع میں سے دنیا کا ۹۰ فیصدی ربڑ - تین فیصدی تیل اور ۹۹ فیصدی کونین اب جاپانیوں کے قبضہ میں ہے -

لنڈن - ۱۱ مارچ - "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم استنبول لکھتا ہے کہ روسی محاذ پر مزید قربانیوں کے خیال سے رومانیہ میں بھاری بے چینی پیدا ہوگئی ہے - جنرل انٹونسکو نے جرمنی کو تازہ دم سولہ ڈویژن فوج سے امداد دینے کا جو وعدہ کیا ہے - اس پر یہاں تمام سیاسی پارٹیوں کی طرف سے بھاری نکتہ چینی کی جارہی ہے - روس کے کامیاب بحری اور ہوائی حملوں نے تمام رومانوی تجارتی جہازوں کا صفایا کردیا ہے -

لزبن - ۱۱ مارچ - فرانس میں ایک جرمن ڈویژن کے سپاہیوں کے کورٹ مارشل اور سزائے موت کی اطلاع پرتگالی نامہ نگاروں نے وشی سے ارسال کی ہے - انہوں نے فرانس چھوڑ کر روس کے محاذ پر جانے سے انکار کردیا تھا - انکار کرنے والوں میں ایک جرمن جنرل کا بیٹا بھی تھا - جس کی معافی کے لئے جنرل کو فوجی عدالت کا حکم نامہ اسوقت ملا - جب اسے گولی کا نشانہ بنایا جاچکا تھا -

سڈنی - ۱۱ مارچ - آج آسٹریلیا کے وزیر پرواز نے بتایا - کہ نیوگنی کے قریب آسٹریلوی طیاروں نے ۴ جاپانی جہازوں کو آگ لگادی - ان میں ایک بہت بڑا فوج بردار جہاز بھی تھا - ایک اور جنگی جہاز کو بھی بموں کا نشانہ بنایا گیا -

سڈنی - ۱۱ مارچ - ڈچ ایسٹ انڈیز کے گورنر ڈاکٹر فان بک عنقریب آسٹریلیا سے امریکہ اور برطانیہ جانے والے ہیں - آپ کے ساتھ بعض اور ڈچ افسر بھی جائیں گے - ڈاکٹر فان بک نے آج بتایا کہ جاوا میں ڈچ سپاہی ابھی تک مقابلہ کر رہے ہیں - بنڈونگ اسلئے خالی کیا گیا تھا کہ شہری آبادی ہلاکت سے بچ جائے - آپ نے مزید کہا کہ سماٹرا میں بھی لڑائی جاری ہے اور جاپانی جہازوں کو سخت نقصان پہنچا ہے -

قاہرہ - ۱۱ مارچ - لیبیا میں کل زوردار جھڑپیں ہوئیں - اور دشمن کے کئی دستوں کو بھگا دیا گیا - ایک جگہ دشمن کو نقصان پہنچانے کے علاوہ کئی سپاہی گرفتار کر لئے گئے - ہمارے طیاروں نے فوج کا ہاتھ بٹایا -

نئی دہلی - ۱۱ مارچ - معلوم ہوا ہے کہ جاپانی برما میں بیسین کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں - بیسین رنگون کے ۹۰ میل مغرب میں واقع ہے - اور یہ برطانیہ کے قبضہ میں برما کی واحد بندرگاہ ہے - برطانی طیاروں نے دوشنبہ کو مولمین کے اڈہ پر حملہ کرکے زمین پر کھڑے ہوئے دشمن کے طیاروں اور تیل کے ذخیروں کو برباد کردیا -

لاہور - ۱۱ مارچ - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک حکم کے ذریعہ پبلک کو انتباہ کیا ہے - کہ گندم کا ہر ایسا اسٹاک جو ۲۰ من سے زیادہ ہوگا - اور جس کی اطلاع سٹاکسٹ نے حکام کو نہ دی ہوگی - قبضہ میں لے لیا جائے گا - اور اس کی قیمت متعلقہ سٹاکسٹ کو صرف چار روپے من کے حساب سے دی جائے گی - ایسے سٹاکوں کی اطلاع دینے والے مخبروں کو ایک روپیہ من کے حساب سے انعام دیا جائے گی بشرطیکہ وہ سٹاک برآمد کرادیں ٭

لاہور - ۱۱ مارچ - پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے - کہ گندم اور آٹے کے ذخیروں کے سلسلہ میں جو تازہ ترین اعداد و شمار تیار کئے گئے ہیں - ان سے معلوم ہوا ہے - کہ صوبہ میں ان کی سخت قلت ہے - اور یہ ذخیرے اتنے نہیں - کہ وہ نئی فصل کے تیار ہونے تک پورے ہوسکیں - اس لئے تمام جماعتوں کے لوگوں سے اپیل کی جاتی ہے - کہ وہ اپنی خوراک کو کم کریں اور گندم کے آٹا میں دوسری قسم کا آٹا ملا لیں تاکہ نئی فصل تک یہ سٹاک پورے ہوسکیں ٭

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی)